



## سوال

(386) اصول دعوت ناقابل تبدیلی ہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اسلامی دعوت کے اصول زمانے اور معاشرے کی تبدیلی کی وجہ سے بدل جاتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز جو عقیدہ کی اصلاح سے کیا تو کیا ہر زمانے کے داعیوں کو بھی اسی سے اپنی دعوت کا آغاز کرنا چاہیے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بے شک رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے لیکر قیامت تک اسلامی دعوت کی روایات اور اصول ایک ہی ہیں! جو زمانے کے بدل جانے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتے البتہ یہ ممکن ہے کہ کچھ لوگ بعض اصولوں پر کسی کسی پیشی کے بغیر عمل پیرا ہوں! تو اس صورت میں داعی بعض ان امور کی طرف متوجہ ہوگا جن میں یہ کوتاہی کرتے ہوں لیکن جہاں تک اسلام کی طرف اصول دعوت کا تعلق ہے! تو ان میں سے کبھی بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا:

((فلین اول ما تدعوہم الی ان یوحده اللہ تعالیٰ فاذا عرفوا ذلک فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم خمس صلوات فی یومہم ولینتم فاذا صلوا فاخبرہم ان اللہ افترض علیہم زکاة فی اموالہم توخذ من غنیمتہم فترد علی فقیرہم)) (صحیح البخاری التوحید باب ما جاء فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم \_\_\_\_\_ الخ: ۷۳۷۲ و صحیح مسلم الایمان باب الدعاء الی الشہادین و شرائع الاسلام ج: ۱۹)

”انہیں سب سے پہلے یہ دعوت دو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو اختیار کریں! جب وہ اسے پہچان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض قرار دی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگ جائیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے غنی سے لے کر ان کے فقیر میں تقسیم کر دی جائے گی۔“

یہ ہیں وہ اصول دعوت جن کی اس ترتیب کو پیش نظر رکھنا واجب ہے بشرطیکہ ہم کافروں کو دعوت دے رہے ہوں اور جب ہم مسلمانوں کو دعوت دیں اور انہوں نے دین کے اصل اول توحید کو کسی کسی پیشی کے بغیر اختیار کر لیا ہو تو پھر ہم انہیں دوسری باتوں کی دعوت دیں گے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتاویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 307

محدث فتویٰ